AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
المصباح ریسرچ جرنل
**ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.**
Volume IV, Issue I
Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index
Category Y
Link:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result




**Article:** اسلام میں عورت کی گواہی: علمی اور سائنسی جائزہ

**Authors & Affiliations:** [1] **Hafsa Anwar**
M. Phil Islamic Studies, Minhaj University Lahore.

**Email Add:** [1] hafsahfahadd@gmail.com

**ORCID ID:** [1] https://orcid.org/0009-0007-5678-4851

**Published:** 2024-01-08

**Article DOI:** https://doi.org/10.5281/zenodo.10677740

**Citation:** Hafsa Anwar. 2024. "اسلام میں عورت کی گواہی : علمی اور سائنسی جائزہ: Scientific Analysis of Women's Testimony in Islam". *AL MISBAH RESEARCH JOURNAL* 4 (01):26-34.



**Published By:** Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL

Vol.4, No.1, March-2024
Page no: 26-34

# اسلام میں عورت کی گواہی: علمی اور سائنسی جائزہ

# Scientific analysis of Women's Testimony in Islam

*Hafsa Anwar

## ABSTRACT

The testimony of women in Islam is always a topic of discussion in the field of Islamic Jurisprudence which states that it weighs only half of the of men's testimony. This belief stems from a particular interpretation of a verse in the Quran (2:282). However, it is vital to understand that this interpretation is not applicable in all circumstances because the broader context and principles of Islamic jurisprudence regarding testimony will be examined first. Islam emphasizes the importance of justice, fairness, and equal treatment for all individuals, regardless of gender. Many scholars argue that the interpretation of the verse is specific to financial transactions involving specialized knowledge or expertise. Understanding the complexities and diversity of opinions within Islamic jurisprudence is crucial when discussing women's testimony in Islam. This article attempts to illustrate the true position of women's testimony in Islam by presenting relevant scientific studies to explain the rationale behind Allah's prohibitions and the viewpoints of well-known Islamic scholars regarding this issue.

**Key words:** women, testimony, jurisprudence, gender, Quran, Islam

دینِ اسلام میں عورت کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دینے کو دنیا بھر کے ناقدین، مستشرقین اور ماڈرن مسلمان تک عورت کی تحقیر گردانتے ہیں۔ یہ تمام لوگ دین اسلام کو موجودہ دور کے لیے غیر موزوں قرار دیتے ہیں۔ اور مغرب کی تعلیمات کو ہی زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مغرب کی عورت جن حقوق کے لیے ۱۹ ویں صدی تک جدوجہد کرتی رہی، اسلام نے وہ حقوق مسلمان عورت کو ۱۴۴۵ سال پہلے ہی دے دیے ہیں۔ آج مسلمان عورت کو یہ بتایا جارہاہے کہ اسے اس دنیا میں بنیادی حقوق سے کس قدر محروم رکھا گیا ہے۔ حالانکہ مغرب نے جس طریقے سے عورت کو آزادی جھانسا دے کر چار دیواری سے باہر نکال کر سڑکوں کی زینت بنا دیا ہے وہ بھی ڈھکا چھپا نہیں۔ مغرب میں گھر چلانے کی ذمے داری مرد و عورت دونوں پے لاگو ہوتی ہے تو مرد کے برابر گھریلو معاملات میں حصہ ڈالنے پر مجبور عورت اتنی بری طرح پیسا کمانے کی دوڑ میں غرق ہے کہ وہ سکون سے اپنے ماں ہونے کے شرف کو بھی محسوس نہیں کر سکتی۔ مغرب کا المیہ یہ ہے کہ دوسرے مذاہب میں مین میخ نکالتے ہوئے وہ خود کب اپنے ہی مذہب و اخلاقیات سے باہر نکل گئے انھیں پتا ہی نہیں چلا۔ آج مغرب لادینیت کے ایسے کنویں میں کھڑا ہے، جہاں انسان اور جانور میں کوئی فرق باقی نہیں ہے۔

* M. Phil Islamic Studies, Minhaj University Lahore.

بنی نوع انسان، جسے اللہ کے بنائے ہوئے حدود کے اندر رہتے ہوئے ہی زندگی گزارنی تھی، اسے مغرب نے حدود و قیود سے بالاتر ہو کر جانوروں جیسی زندگی گزارنے کا طریقہ سکھا دیا۔ آج لوگ مسلمان عورت کو یہ بتا رہے ہیں، کہ اس کا حصہ مرد کے حصے سے آدھا ہے اس کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی ہے۔ لیکن اپنے ازلی وطیرے کی طرح ابھی بھی یہود و نصاریٰ بات کو ادھورا بیان کر رہے ہیں۔

اس تحقیق کے ذریعہ ہم اللہؔ کے گواہی سے متعلق احکامات کا تفصیلاً جائزہ لیں گے۔ تا کہ موجودہ دور میں اٹھنے والے سوالات کا احسن طریقے سے جواب دیا جاسکے۔ اور دین اسلام پر گواہی سے متعلق اٹھنے والے اعتراضات کا رد کیا جاسکے۔ آیت دین قران کی سب سے طویل ترین آیت ہے جس میں قرض کے لین دین کے احکامات درج کیے گئے ہیں اسی آیت میں اللہ رب العزت میں گواہی کے احکامات کو بھی بیان کیا ہے[1]

**"وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰٮهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰٮهُمَا الۡاُخۡرٰى‌ؕ"**

"اور اپنے میں سے دو مردوں کو (ایسے معاملے کے) گواہ کر لیا کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن کو تم گواہ پسند کرو (کافی ہیں) کہ اگر ان میں سے ایک غلطی کرے تو دوسری اسے یاد دلا دے گی۔"

**آیت کے ترجمہ پر علماء کی رائے:**

آیت کے ترجمے کے حوالے سے یہ بات قابل غور ہے کہ اردو مترجمین قرآن نے *ضل یضل ضلالۃً* کا ترجمہ **"بھول جائے"** کیا ہے۔ لیکن اس کے اصل معنٰی "بہکنے" اور "غلطی کرنے" کے ہیں۔[2] انگلش مترجمین میں عبداللہ یوسف علی اور آربری نے اس کا ترجمہ "ERRS" کیا ہے۔ جس کا مفہوم ہے غلطی کرنا۔ سید قطب شہید کی تفسیر سے بھی ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی اسی رائے سے اتفاق رکھتے ہیں کہ اس کا ترجمہ "بھول جائے" نہیں بلکہ "غلطی کرے" مناسب ہو گا۔[3]

آج کا مسلمان قران اور اس کی تعلیمات سے کوسوں دور ہے۔ اور دین کے معاملات میں اپنے محدود علم کی وجہ سے وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ اللہ رب العزت کی نازل کردہ ہر آیت حکمت پر مبنی ہے۔ اسی حکمت کا تقاضا ہے کہ ہم آیت کے حکم پر غور و فکر کریں۔۔ اس آیت کا مفہوم ہے کہ اگر دو مسلمان مرد میسر ہوں تو ان سے گواہی طلب کی جائے گی، لیکن اگر دو مرد میسر نہیں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دے سکتی ہیں۔ چناچہ مستشرقین اور کم علم مسلمان اپنی کم علمی اور کم فہمی کی بدولت اس بات کو موضوع بحث بناتے ہیں کہ اسلام مرد کو عورت سے برتر سمجھتا ہے اور اس لئے عورت کی گواہی کو بھی مرد کی گواہی سے برتر یا برابر بھی تسلیم نہیں کرتا۔

آیت کے مکمل الفاظ پر غور کیا جائے تو اللہ سبحانہ و تعالی نے خود ہی اس حکم کی وجہ بیان کر دی ہے کہ عورت پر نسیان غالب ہونے کے امکانات زیادہ ہیں اس لئے اگر ان میں سے ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔ لیکن یہ بات بھی بحث کا موضوع بن گئی کہ کیا عورت بھول سکتی ہے تو مرد نہیں بھول سکتا؟ اور اگر عورت ناقص العقل ہے تو کیا ہر مرد بہت ذہین ہوتا ہے؟ یہ تحقیق ان تمام باتوں

کے جواب پیش کرے گی۔ اور اس ضمن میں مختلف تفاسیر کا جائزہ لے کر تحقیقی جوابات کو پیش کیا جائے گا۔ نیز ہم ان تمام سائنسی تحقیقات کا بھی جائزہ لیں گے جو ہمیں اس آیت کی وضاحت میں مدد کر سکیں گی۔ عورت کی گواہی ایک نہایت اہم موضوع ہے جس کے حوالے سے آج کی عورت لازما جاننا چاہتی ہے۔ یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے، جس کا اہل مغرب اور نام نہاد مسلمانوں نے عورت کو گمراہ کرنے کے لیے بہت غلط استعمال کیا ہے۔ آج مسلمان عورتیں تعلیم کے میدان میں تو کہیں آگے ہیں لیکن وہ اسلامی علوم میں دلچسپی نہیں رکھتیں۔ جس کی وجہ سے وہ آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کے قابل نہیں اور بہت آسانی سے عقلی دلائل سے متاثر ہو جاتی ہیں۔ عورت کو ان آیات سے دلائل دے کر، اسلام کو اس کے لیے ناموزوں مذہب قرار دیا جاتا ہے اور المیہ یہ ہے کہ مسلمان عورت ان کے اس جھانسے میں آ بھی جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان آیات و احکامات کا جدید سائنسی نقطہ نظر سے جواب دیں اور عقلی دلائل سے متاثر ہونے والے ذہنوں کا دین سے رابطہ بحال کریں۔ اس لیے یہ موضوع بہت اہمیت کا حامل ہے۔

## اسلام میں عورت کی گواہی آدھی کیوں ہے؟

مولانا عبد الرحمن کیلانی، تیسیر القرآن میں شہادت کے نصاب پر بات کرتے ہیں۔ جیسے گواہی کے معاملات کون کون سے درپیش ہیں اور اس کے ضمن میں کس کی گواہی مطلوب ہے؟[۴]

- "مالی معاملات کے لیے دو مردوں کی گواہی لازمی ہے اور اگر دو مرد میسر نہ آئیں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ بن سکتی ہیں۔ (اگر ایک بھی مرد میسر نہ آئے تو چار عورتیں گواہ نہیں بن سکتیں۔)
- اگر بات زنا اور قذف کی ہو تو ۴ مردوں ہی کی گواہی لی جائے گی۔
- چوری، نکاح اور طلاق کے مسائل میں ۲ مردوں کی گواہی لی جائے گی۔
- افلاس (دیوالیہ) کے لئے ۳ مردوں کی گواہی لی جائے گی۔
- رؤیت ہلال کے لئے ایک مسلمان کی گواہی لی جائے گی۔
- اور رضاعت کے ثبوت کے لئے صرف ایک عورت (دایہ یا ڈاکٹر) کی گواہی کافی ہے۔

## مختلف مواقع پر عورت کی گواہی کی مختلف قدر و قیمت:

**فوجداری مقدمات:** ایسے معاملات میں عورت کی گواہی یا شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ ایسے مقدمات میں معاملے کی نوعیت سنگین ہوتی ہے۔

**عائلی مقدمات:** ایسے مقدمات میں جو کہ زوجین ملوث ہوتے ہیں اور وہ ان کا ذاتی معاملہ ہوتا ہے۔ جہاں نسیان کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لہذا ایسے مقدمات میں میاں بیوی دونوں کی گواہی برابر نوعیت کی ہے۔

**وہ معاملات جو بالخصوص عورتوں سے ہی متعلق ہوتے ہیں** وہاں عورت کی گواہی کو مرد کی مرد کے برابر ہی نہیں بلکہ معتبر قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً اگر مرضعہ اگر رضاعت کے متعلق گواہی دے، تو وہ دوسروں سے معتبر سمجھی جائے گی۔ خواہ یہ دوسرا کوئی عورت ہو یا مرد ہو۔"

اس بات کا حاصل کلام یہ ہے کہ عورت کی گواہی بہر حال قابل اعتبار ہے۔ لیکن معاملے کی سنگینی کی نوعیت سے اس کی شہادت مطلوب یا غیر مطلوب ہو گی۔

امام ابن قیم الجوزی عورت کی گواہی کے بارے میں رائے رکھتے ہیں کہ عورت سچائی، امانت و دیانت اور تقویٰ میں مرد ہی کے برابر ہے۔ لیکن اگر اس سے (گواہی کے معاملہ) میں بھول کا امکان ہو تو اسے دوسری عورت کے ساتھ سے تقویت حاصل ہو گی۔ اس طرح اس کی گواہی ایک مرد کی گواہی سے زیادہ اور اس جیسی ہی معتبر ہو جائے گی۔[۵]

مولانا امین احسن اصلاحی تدبرِ قرآن میں لکھتے ہیں،[۶] "اگر مذکورہ صفات کے دو مرد میسر نہ آسکیں تو اس کے لیے ایک مرد اور دو عورتوں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ دو عورتوں کی شرط اس لئے ہے کہ اگر ایک سے کسی لغزش کا صدور ہو گا تو دوسری کی تذکیر و تنبیہ سے اس کا سدباب ہو سکے گا۔ یہ فرق عورت کی تحقیر کے پہلو سے نہیں ہے، بلکہ اس کی مزاجی خصوصیات اور اس کے حالات و مشاغل کے لحاظ سے ہے یہ ذمہ داری اس کے لئے ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ اس وجہ سے شریعت نے اس کی اٹھانے میں اس کے لئے سہارے کا بھی انتظام فرما دیا ہے۔"

## سید قطب شہید فی ظلال القرآن میں لکھتے ہیں، دو عورتوں کی گواہی کیوں؟

"معاملات میں دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ موقع جو تمہارے نزدیک پسندیدہ اور قابل اعتماد ہو۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ان کے گواہ بنانے پر معاملے کی دونوں فریق راضی و متفق ہوں لیکن بعض مخصوص حالات میں دو مردوں کا گواہی کے لیے ملنا دشوار ہو جاتا ہے اس لیے شریعت نے آسانی فراہم کی اور عورتوں کو بھی گواہ بنانے کی گنجائش رکھی ہے۔ گوہوں کے لیے مردوں کو اس لیے رکھا ہے کہ اگر ایک صحیح مسلم سماج میں کاموں کی ذمہ داری عموماً مردوں کی ہوتی ہے۔ عورت کو اس سماج میں گزارہ کرنے کے لیے کام کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔۔۔۔"

## غلطی ہونے کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں:-

کبھی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورت معاملہ کے موضوع سے پوری طرح باخبر نہیں ہوتی۔ وہ اس کی تمام باریکیوں اور تقاضوں کا احاطہ نہیں کر پاتی۔ اور شہادت کا موقع آنے پر وہ شہادت کی باریکیوں سے بخوبی عہدہ برا نہیں ہو پاتی۔ کیونکہ اس کے ذہن میں بات پوری طرح واضح نہیں ہوتی۔ اس موضوع پر دوسری عورت اسے یاد دلائے گی اور دونوں مل کر معاملے کے تمام تقاضوں کو یاد کر سکیں گے۔

غلطی ہونے کی دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ عورت کی فطرت میں انفعالیت اور جذباتیت ہے کیونکہ مادریت کا عضوی اور حیاتیات رول چاہتا ہے کہ عورت اپنے بچے کے مفادات پر بہت جلد لبیک کہنے والی اور شدید انفعالیت کی حامل ہو تا کہ وہ بچے کے مفاد کی خاطر پوری

سرعت کے ساتھ متوجہ ہو سکیں اور اس کے لئے اسے لمبے چوڑے غور و فکر کی جس میں وقت لگتا ہے ضرورت نہ ہو یہ جذباتیت اللہ کا خصوصی فضل و کرم ہے۔ عورت کی اس فطرت کو تقسیم بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ایک معاملے میں اس کی فطرت کچھ اور دوسرے میں کچھ۔ کیونکہ عورت کی شخصیت ایک ہی ہے اور انفعالیت اس کی فطرت اور طبیعت میں ہے۔ بشر طیکہ وہ صحیح اور متوازن عورت ہو۔ جب کہ اس طرح کے معاملات کے منعقد ہونے کے سلسلے میں گواہی دینے کے لیے انفرادیت سے پوری طرح پاک ہو اور کسی تاثر اور جذباتیت کے بغیر واقعات سے واقف ہونے کی ضرورت ہے۔ بہر حال دو عورتوں کی موجودگی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ اگر ایک عورت کی کسی انفرادی اور جذباتیت کے تحت کوئی غلطی کرنے لگے تو دوسری اسے یاد دلائے اور وہ واقعات کی صحیح اور خالص صورت کی طرف پلٹ آئے۔"[7]

ڈاکٹر محمد فاروق احمد[8] اس بات کا بڑی خوبصورتی سے جواب دیتے ہیں کہ عام طور پر جواب دے دیا جاتا ہے کہ چونکہ عورتوں کی عقل اور ان کا فہم و شعور کمزور ہے اس لیے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ لیکن جدید سائنسی اور نفسیاتی تحقیقات کی رو سے یہ بات ثابت ہے کہ مردوں اور عورتوں کی عقل اور ان کا فہم بالکل برابر ہے۔ چناچہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے۔

اس کے مقابلے میں دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ دراصل گھریلو غیر تعلیم یافتہ اور تجارتی معاملات سے نابلد خواتین مراد ہیں، جن کا کسی کاروباری معاملے کو یاد رکھنے میں الجھ جانا ممکن ہے۔ اس عاجز کے نزدیک یہی جواب صحیح ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آیت واضح طور پر بتا رہی ہے کہ یہ ہدایت اس سوسائٹی سے متعلق ہے جہاں مردوں میں بھی تعلیم بہت کم تھی اور ظاہر ہے کہ عورتوں میں اس سے بھی کم تھی۔ اس آیت کا یہ ٹکڑا کہ اپنے پسندیدہ لوگوں میں سے گواہ بنا لیا کرو عورتوں کے معاملے میں یہ واضح کرتا ہے کہ اگر کسی دستاویز پر ان کی گواہی لینے کی ضرورت پیش آجائے تو گواہی لے لی جائے اس لیے کہ پسندیدہ اور قریبی خواتین یہی ہو سکتی ہیں۔ گویا یہ بات ظاہر ہے کہ یہاں عورتوں سے مراد گھریلو غیر تعلیم یافتہ عورتیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی خواتین کا کسي کاروباری معاملہ کو یاد رکھنے میں الجھن میں پڑ جانا بعید از قیاس نہیں۔

اس آیت کے ضمن میں دو اور بھی اہم پہلو ہیں ایک یہ کہ یہ آیت سرے سے عدالت کو مخاطب ہی نہیں کرتی اگر یہ آیت عدالت کو مخاطب کرتی تو اس کے الفاظ یوں ہوتے: *"اے ایمان والو جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ چلایا جائے تو۔۔۔۔۔"* یہ آیت صرف ایک معاشرتی ہدایت بیان کرتی ہیں یعنی اگر اس نصیحت پر لوگ عمل کریں گے تو ان کی زندگی تنازعات سے محفوظ رہے گی۔ باقی رہی عدالت کی بات تو اگر عدالت کے پاس قرض کا کوئی تنازعہ لایا جائے تو وہ اپنی تحقیق و تسلی کے لئے دستاویز کی چھان بین کرے گی، موقع کے گواہوں کے گواہوں کے بیانات بھی لے گی، حالات و واقعیات کو بھی دیکھے گی۔ اور یوں سچائی تک پہنچنے کی کوشش کرے گی تا کہ حق دار کو اس کا حق ملے۔

دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ یہ آیت صرف دستاویزی شہادت (documentary evidence) سے متعلق ہے۔ کوئی واقعہ یا کوئی جرم کسی سے پوچھ کر تو نہیں ہوتا ہے اس وقت وہاں مرد و عورتیں ہوں ویڈیو کیمرہ ہو یا صرف آثار و قرائن مثلاً فنگر پرنٹس، خون کے دھبے ہوں لہذا کسی بھی واقعے کے متعلق عدالتی کارروائی میں ان سے مدد لینی پڑے گی۔ گویا عدالتی کارروائی سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔"

عورت کی گواہی کے سلسلہ میں بہت سی قرآنی تفاسیر کا بغور مطالعہ کرنے اور ان پر غور و فکر کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نکات غور طلب ہیں:-

- عورت کی گواہی کی اہمیت اور مقدار حالات و واقعات کے اعتبار سے ہیں۔
- عورت کی گواہی اگر کسی معاملہ میں مطلوب ہی نہیں، تو اس کی وجہ ان معاملات کی سنگینی ہے۔ جس کی وجہ سے عورت کو گواہی کا مکلف بنایا ہی نہیں گیا۔
- گواہی اگر آدھی ہے تو مقصد عقل کا ناقص ہونا نہیں بلکہ معاملات کی پیچیدگی ہوگی اور عورت کو ڈھارس کے لئے دوسری عورت کے ساتھ گواہی کے لئے طلب کیا جائے گا۔
- بہت سے معاملات ایسے بھی ہیں جہاں عورت کی گواہی بالکل مرد کے برابر ہے اور ایسے معاملات بھی موجود ہیں جہاں عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے برابر ہے یا مرد سے معتبر ہے۔ (جیسے حمل کا معاملہ۔)

## عورت کی گواہی کے حکم کی سائنسی توجیہات:

مولانا عبدالرحمن کیلانی[9] تیسیر القرآن میں لکھتے ہیں کہ "اسلامی قانون عام حالات کے مطابق وضع کیے گئے ہیں۔ اور ان کا واضع خود اللہ تعالی ہیں۔ جو اپنی مخلوق کی خامیوں اور خوبیوں سے پوری طرح واقف ہے۔ عورت پر حیض، نفاس، حمل اور وضع حمل کے دوران کچھ ایسے اوقات آتے ہیں جب اس کا ذہنی توازن برقرار نہیں رہ سکتا اور حکمائے قدیم و جدید سب عورت کی ایسی حالت کی تائید و توثیق کرتے ہیں۔"

ذیل میں مرد اور عورت کے درمیان احکام کے فرق کو سمجھنے کے لئے ان کی شخصیات کا تقابلی اور علمی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ ان تحقیقات سے استفادہ حاصل کر کے ہم جان سکیں گے کہ اللہؓ نے کیسے عورت کو مرد سے مختلف بنایا ہے اور ان دونوں کی ذمے داریاں بھی یکساں نہیں۔ چناچہ یہ بالکل جائز بات ہے کہ اللہؓ نے ان کے فرائض بھی الگ رکھے ہیں۔

عقل کے لحاظ سے مرد اور عورت برابر ہیں۔ نفسیاتی اور ذہانت سے متعلقہ تمام تحقیقات سے مرد اور عورت کی ذہنی استعدد کو جانچا گیا ہے۔ اور یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ذہانت کسی جنس کی محتاج نہیں ہے۔[10]

عورت اپنی زندگی میں ہر وقت مختلف تبدیلیوں سے گزرتی ہے۔ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ حالت حیض میں، (جس سے ہر مہینے عورت کا سامنا ہے) عورت بے شمار تبدیلیوں سے گزرتی ہے۔ تحقیقات بتاتی ہیں کہ حیض حالت میں عورت مختلف ذہنی اور جسمانی مسائل سے دوچار ہوتی ہے۔ جن میں رویے کا اتار چڑھاؤ، تھکاوٹ، چڑچڑاہٹ، ذہنی دباؤ، وغیرہ شامل ہے۔ ایک محدود اندازے کے مطابق ہر چار میں سے تین خواتین Premenstrual syndrome (PMS) کا شکار ہوتی ہیں۔[11]

جب عورت حالت حمل میں ہوتی ہے تو بہت سی جسمانی تبدیلیوں کے ساتھ ذہنی تبدیلیوں کا بھی سامنا رہتا ہے۔ حمل کے دوران عورت بہت سے جذباتی اتار چڑھاؤ کا شکار ہوتی ہے۔ اس کے لیے روزمرہ کے معاملات میں بھی دباؤ کا شکار ہو جانا ایک معمولی سی بات ہے۔

اس حالت میں عورت بہت اسانی سے نفسیاتی دباؤ اور بے چینی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اتنے تھوڑے عرصے میں عورت کے اندر اس قدر تبدیلی آ جانا، حمل کی واضح علامات میں سے ہے۔ جو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔[۱۲]

وضع حمل کے بعد عورتوں کی بڑی تعداد clinical depression کا شکار ہو جاتی ہے۔ نفسیاتی دباؤ کی یہ کیفیت ا سال تک بھی جا سکتی ہے۔ آج تک نفسیات دان اس ذہنی دباؤ کی وجہ نہیں جان سکے۔ اس کلینیکل ڈپریشن میں عورت شدید رد عمل کا اظہار کر سکتی ہے۔ اس دوران عورت کا غم زدہ رہنا، بے چین ہونا اور لمبے عرصے تک تھکاوٹ محسوس کرنا چند ایسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے جن کی وجہ اج تک نفسیات دان تلاش نہیں کر سکے۔ لیکن یہ Postpartum depression ذہنی دباؤ اتنی بڑی تعداد میں خواتین میں پایا گیا ہے کہ اس کے ہونے سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔[۱۳]

اگر عورت کو حمل کی گرانی کا سامنا کرنا پڑے تو یہ اس کے لئے شدید صدماتی کیفیت ہوتی ہے۔ حمل کی گرانی ایک ایسا عمل ہے جس جو مختلف خواتین پر مختلف طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے لیکن یہ خواتین میں دکھ پریشانی بے چینی اور اس طرح کے کئی دوسرے علامات کا سبب بن سکتی ہے۔ تحقیق کے مطابق دنیا میں عمل پذیر ہونے والے ۱۲ سے ۱۵ فیصد حمل مکمل ہونے سے پہلے ہی ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور تحقیق سے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان تمام حمل میں سے ۳۰ سے ۵۰ فیصد خواتین بے چینی کا شکار ہوتی ہیں اور ۱۰ سے ۱۵ فیصد خواتین ذہنی دباؤ کی کیفیت Traumatic Stress Disorder (PTSD) میں چلی جاتی ہیں جو کہ چار مہینے تک جاری رہ سکتی ہے۔[۱۴]

حیض کے ختم ہونے کے عمل (menopause) میں عورتیں بہت سی جسمانی اور ذہنی تبدیلیوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جب عورت اپنی عمر کے ایک خاص حصے میں پہنچتی ہے جو کہ سائنسی نقطہ نگاہ سے تقریبا ۴۵ سال کی عمر کے پاس ہے تو اس کے حیض کے ختم ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اس حالت میں عورت بہت سی جسمانی اور ذہنی تبدیلیوں کا شکار ہوتی ہے جس میں رویے کے اتار چڑھاؤ (mood swings) سب سے عام علامت ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں میں جو جذباتی تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں اس میں بہت جلدی کسی چیز سے بیزار ہو جانا، غمزدہ محسوس کرنا، کسی کام میں دل نہ لگنا، بہت جلدی غصے میں آ جانا، کسی چیز پر توجہ مرکوز نہ کر پانا، اور ذہنی دباؤ کا شکار رہنا شامل ہے۔[۱۵]

عورت اپنے ذہن کے دائیں حصے سے سوچتی ہے اور مرد بائیں حصے سے۔ یعنی مرد اور عورت دونوں مختلف طرح سے سوچتے ہیں۔ تحقیقات بتاتی ہیں کہ مرد زیادہ تر اپنے ذہن کے ایک ہی حصے سے سوچتا ہے جو کہ عموما بایاں حصہ ہوتا ہے، جبکہ عورت اپنے دونوں سریبلر ایریاز کو دیکھنے، بولنے اور جذباتی رد عمل کا اظہار کرنے میں استعمال کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کا ذہن ایک وقت میں کئی باتیں سوچتا ہے اور اسی وجہ سے عورت ایک وقت میں کئی کام کرنے کی اہل ہوتی ہے، لیکن وہ کسی بھی کام مکمل توجہ مرکوز نہیں کر سکتی۔ جبکہ مرد ایک وقت میں ایک ہی چیز پر توجہ مرکوز کرتا ہے اور اسے بہتر طریقے سے یاد رکھنے کا اہل ہوتا ہے۔[۱۶]

ایک تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ جب عورتوں اور مردوں کو مختلف کام کرنے کے لیے دیے گئے، تو یہ دیکھا گیا کہ عورت کام کرتے ہوئے زیادہ جلدی رد عمل کا اظہار کرتی ہے، اور اسی طرح دونوں کے کام میں تغیر پایا گیا۔[۱۷] تو اس تحقیق کی بدولت ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عورتیں، مردوں کے نسبت کسی بھی چیز پر کم توجہ مرکوز کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اِن کی تخلیق ہی ایسے کی گئی ہے

کہ وہ بات کو جلدی بھول جاتی ہیں۔نسیان کے غالب ہونے کی وجہ سے عورتوں کو دوسروں کو معاف کرنے میں اور بہت جلدی اپنے رویے کو بہتر بنالینے میں آسانی ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عورت مرد کی قوامیت میں زندگی گزارنے کی اہل ہے۔[18] اللہ رب العزت کی طرف سے عورتوں کو دی جانے والی ذمہ داریاں اسی صورت میں احسن طریقے سے نبھائی جاسکتی تھیں۔

گواہی کے لیے طلب کی جانے والی عورت اس وقت کس جذباتی کیفیت سے گزر رہی ہے، یہ اندازہ لگانا حاضرین کے لئے مشکل ہے۔اس لیے گواہی دینے میں اس عورت کی غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ایسی صورت میں اگر اس کے ساتھ دوسری عورت کو کھڑا کیا جائے گا، تو وہ اس کی ڈھارس بھی ہو گی اور اس کی غلطی کو ٹھیک کرنے کا ذریعہ بھی بنے گی۔ غلطی مرد بھی کر سکتا ہے لیکن وجہ وہی ہے کہ اس کی اس کو ایسی کسی جسمانی تبدیلی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے جو اس کے ذہن کو بھی متاثر کرے۔لیکن یہ بات غور طلب ہے کہ گواہی مرد سے لی جائے یا عورت سے ہمیشہ وقت اور حالات کے مطابق ہی طلب کی جائے گی۔

مولانا عبدالرحمن کیلانی صاحب [19] تیسیر القرآن میں لکھتے ہیں کہ "۔۔۔۔۔۔۔ان تصریحات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں نا عورت کی تحقیر بیان ہوئی ہے اور نہ ہی کسی کے حق کی حق تلفی کی گئی ہے۔بلکہ رازق عالم نے جو بھی قانون عطا فرمایا ہے وہ کسی خاص مسئلہ ہے تو اپنی حکمت کاملہ سے ہی عطا فرمایا ہے۔اور جو مسلمان اللہ کی کسی آیت کی تصدیق کرتا ہے یا مذاق اڑاتا ہے اسے اپنے ایمان کی خیر منانا چاہیے۔اور ایسے لوگوں کو اسلام سے منسلک رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔دل سے تو وہ پہلے ہی اللہ کے بغیر بن چکے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو اسلام کو کافروں سے بھی زیادہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔"

## حوالہ جات

[1] القرآن الکریم، سورۃ البقرہ، آیت:۲۸۲

[2] ذاکر نائیک، دو عورت کی گواہی ایک مرد کے برابر کیوں؟،(۲۰۲۰ء)https://www.youtube.com/watch?v=TTHJLizneg4.

[3] سید قطب شہید، فی ظلال القرآن،(نئی دہلی: گائیڈنس پبلیشرز اینڈ ڈسٹریبیوٹرز، س،ن)، ص:۳۲۱

[4] عبدل رحمٰن کیلانی، تیسر القرآن،(لاہور: دار السلام، ۲۰۱۳ء)، ج:۰۱، ص:۴۴۱

[5] ابن القیم الجوزی، الطرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ،(بیروت، موسلۃ الرسالۃ، س ن)، ص:۴۵

[6] امین احسن اصلاحی، تدبر القرآن،(لاہور: تاج کمپنی، ۲۰۱۴ء)، ص:۲۱۳

[7] سید قطب شہید، فی ظلال القرآن،(نئی دہلی: گائیڈنس پبلیشرز اینڈ ڈسٹریبیوٹرز، س،ن)، ص:۳۶۲

[8] محمّد فاروق احمد، قرآن مجید آسان ترجمہ و تفسیر،(لاہور، مکتبہ جمالیہ، س ن)، ج:۲، ص:۳۲

[9] عبدل رحمٰن کیلانی، تیسر القرآن،(لاہور: دار السلام، ۲۰۱۳ء)، ج:۰۱، ص:۴۴۱

[10] David Reilly, "Men think they're brighter than they are and women underestimate their IQ. Why?" The Conversation (School of Applied Psychology, Griffith University, 2022). https://theconversation.com/men-think-theyre-brighter-than-they-are-and-women-underestimate-their-iq-why-178645.

[11] Prementural Syndrome, .۲۰۲۲ Prementural Syndrome. Mayo Clinic Staffhttps://www.mayoclinic.org/diseases-conditions/premenstrual-syndrome/symptoms-causes/syc-20376780, Mayo Clinic

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.1, March-2024
Page no: 26-34

Staffhttps://www.mayoclinic.org/diseases-conditions/premenstrual-syndrome/symptoms-causes/syc-20376780

[12] Jennifer Kelly و ،Sarah Jarvis, What behaviour changes should you expect during pregnancy? 2017, Medical ،Patient. https://patient.info/news-and-features/what-behaviour-changes-should-you-expect-during-pregnancy#:~:text=Women%20are%20often%20more%20emotionally,upset%20and%20anxious%20more%20easily

[13] Postpartum depression. March of Dimes. https://www.marchofdimes.org/find-support/topics/postpartum/postpartum-depression.

[14] J Nynas ،P Narang ،MK Kolikonda و ،S Lippmann. 2015 Jan 29. Depression and Anxiety Following Early Pregnancy Loss: Recommendations for Primary Care Providers. Madical ، Prim Care Companion CNS Disord. https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC4468887./

[15] MD Jabeen Begum, The Emotional Roller Coaster of Menopause, 2023, WebMD Editorial Contributors. https://www.webmd.com/menopause/emotional-roller-coaster.

[16]" Male vs female The brain Differences." http://www.columbia.edu/itc/anthropology/v1007/jakabovics/mf2.html.

[17] Abid

[۱۸] القرآن الکریم، سورۃ المائدہ، آیت، ۳۴

[۱۹] عبدل رحمٰن کیلانی، تیسر القرآن، (لاھور: دار السلام، ۲۰۱۳ء)، ج:۰۱، ص:۴۴۱